

452 - بیوی نے خاوند کی دوسری شادی کی حالت میں طلاق طلب کر لی

سوال

میں نے اپنی بیوی سے دوسری شادی کی رغبت ظاہر کی تو ہماری آپس میں بات چیت چل نکلی ، اور بیوی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ اگر دوسری شادی کر لو تو مجھے طلاق دے دو ، الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور ہماری شادی اسلامی تعلیمات کے مطابق انجام پائی ہے ، عقد نکاح میں میری بیوی نے یہ کوئی شرط نہیں رکھی کہ میں دوسری شادی نہیں کر سکتا ۔

تو کیا میری بیوی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اسے نہ مانے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دے ؟
میری بیوی الحمد للہ اسلامی تعلیمات کی پابند ہے ، اور وہ چاہتی ہے کہ جواب میں قرآن و سنت کے دلائل سے وضاحت کی جائے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب کوئی شخص مالی اور بدنی طور پر دوسری شادی اور عدل کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اسے شادی کی رغبت بھی ہو اس کے لیے دوسری شادی کرنا مشروع ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو ، دو دو ، تین تین ، چار چار ، لیکن اگر تمہیں عدل نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے النساء (3) ۔

اور سنت میں اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فعل بھی موجود ہے ، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے چار بیویوں سے زیادہ رکھنا جائز نہیں

اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کی طبیعت بہت ہی غیرت والی ہے وہ یہ نہیں چاہتی کہ اس کے علاوہ کوئی اور عورت بھی اس کے خاوند میں اس کے ساتھ شرکت کرے اور خاوند کی محبت تقسیم ہو کر رہ جائے ، اور عورت کے اندر یہ غیرت پائی جانی کوئی ملامت والی چیز نہیں جس پر اسے ملامت کی جائے ، کیونکہ یہ غیرت توسب سے بہتر اور اچھی عورتوں کے اندر بھی پائی جاتی تھی جو کہ صالحہ اور صحابیات ہیں بلکہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں بھی تھی ۔

لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ غیرت اسے یہاں تک نہ لے جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مشروع کردہ چیز پر بھی اعتراض کرنے لگ جائے ، بلکہ اس کے لیے تو یہ مشروع ہے کہ وہ اس سے اپنے خاوند کو نہ روکے اور اس میں روڑے نہ اٹکائے ، بلکہ اسے اپنے خاوند یہ اجازت دینی چاہیے کہ وہ دوسری شادی کر لے ۔

کیونکہ یہ تو اس کا نیکی اور بھلائی کے کام میں تعاون ہوگا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات پوری کرتا) ۔

اور دوسری شادی کرنے میں پہلی بیوی کی رضامندی کی کوئی شرط نہیں ، مستقل فتویٰ کمیٹی (اللجنة الدائمة للفتاوى) سے اس کے بارہ میں سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا :

خاوند اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ پہلی بیوی کو راضی کرے ، لیکن یہ اخلاقی طور پر ہونا چاہیے اور حسن معاشرت بھی ہے کہ پہلی بیوی کا خیال رکھے جس سے اس کی تکلیف کم ہو کیونکہ یہ عورتوں کی طبیعت میں شامل ہے کہ اس طرح کہ معاملات میں وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتی ہیں ۔

تو اسے اچھی اور بہتر ملاقات اور ملتے وقت کھلکھلاتے چہرے اور کوئی اچھی اور بہتر بات کر کے کم کرنا چاہیے اور اسے راضی کرنے کے لیے کچھ مال کی ضرورت پیش آئے تو وہ بھی دینا چاہیے ۔ ا ہ ۔

اگر خاوند دوسری شادی کرنا چاہے تو پہلی بیوی طلاق کا مطالبہ کرنا شروع کر دے یہ تو غلط ہے ، لیکن وہ حالات کو دیکھے اور اگر دوسری بیوی کے ہوتے ہوئے وہ زندگی نہیں گزار سکتی تو وہ خلع حاصل کر لے ، اور اگر وہ خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے لیکن کچھ نہ کچھ اسے تکلیف اور تنگی بھی آئے گی تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس پر صبر کرے ۔

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو عورت بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے)
(ابو داؤد وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اگر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد فرمائے گا اور اس کا شرح صدر کرنے کے بعد اسے نعم البذل عطا فرمائے گا ، اور خاوند پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس کی حسن معاشرت کے ساتھ تعاون کرے ، اور اس سے معاملات

بھی اچھے طریقے سے نبھائے ، اور اس کے ساتھ صبر میں شریک ہو اور اگر اس سے کچھ کمی و کوتاہی سرزد ہو جائے تو اس پر صبر کرتا ہوا اسے معاف کر دے ۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ ۔